ظلم کی مذمت

ظلم کا معنی اور ظلم کا شرعی حکم، ظلم کی قسمیں، ظالم کے لئے بد دعا کرنا، ظلم کا وسیع مفہوم، مؤمن کو تکلیف پہنچانا، ظلم کی مذمت سے متعلق چند آیات، جانوروں پر رحم کی ترغیب اور ظلم پر ترہیب، ظلم سے متعلق چند احادیث و آثار، مظلوم کی مدد نہ کرنے پر لعنت، مظلوم کی بد دعا سے بچو، ظلماً مارنے پر قصاص ہے، ظالم حاکم کے لئے وعید، ظلماً زمین پر قبضہ وغصب کی وعیدیں، ظلم سے بچنے کے لئے توریہ، ''دعائے انس رضی اللہ عنہ'' اور حفاظت کی چند مفید دعائیں، وغیرہ امور اس مختصر رسالہ میں مع حوالہ جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

فہرست رسالہ ''ظلم کی مذمت''

پیش لفظ	۶
ظلم کا معنی اور ظلم کا شرعی حکم	۶
ظلم کی چار قسمیں	۶
ظالم کے لئے بد دعا کرنا جائز ہے	۷
قابل توجہ بات ...... ظلم کا مفہوم بہت وسیع ہے	۱۱
مؤمن کو تکلیف پہنچانا بہتان طرازی اور کھلا گناہ ہے	۱۸
مسلمان کو تکلیف پہنچانے والے پر لعنت	۱۸
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں	۱۸
کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ	۱۹
قرآن واحادیث سے ظلم کی وعید	۱۹
ظلم سے متعلق چند آیات کریمہ	۱۹
شفقت اور رحمت کی چند احادیث	۲۱
جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے، وہ میری امت میں سے نہیں	۲۲
جانوروں پر رحم کی ترغیب اور ظلم پر ترہیب	۲۳
بکری پر رحم کرنے پر اللہ تعالی کی رحمت	۲۳
ذبح کے وقت جانور پر رحم کرنے کی فضیلت	۲۳
کتے پر رحم کرنے کی وجہ سے مغفرت	۲۳
ظالم بکری سے بدلہ لیا جائے گا	۲۴

بلی کوستانے پر جہنم	۲۵
آپ ﷺ کی تنبیہ: اس چڑیا کو کس نے بے چین کیا........................	۲۵
مرغ پر ظلم کرنے پر لعنت........................	۲۶
گدھے کے منہ کو داغنے والے پر لعنت........................	۲۷
جانوروں کی پشتوں کو اپنی باتوں کے لئے کرسیاں مت بناؤ........................	۲۷
آپ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت فرمائی........................	۲۸
تین سواری کی اجازت اور مختلف روایات میں تطبیق........................	۲۹
آپ ﷺ نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا........................	۳۱
ظلم سے متعلق چند احادیث وآثار........................	۳۳
ظلم کرنے سے بچو........................	۳۳
ظالموں پر لعنت........................	۳۳
اللہ تعالی کا ارشاد: میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے........................	۳۴
ظلم دنیا وآخرت کے عذاب کا مستحق........................	۳۴
مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ ظلم کرنے دے........................	۳۵
ظالم کو ڈھیل دی جاتی ہے، پھر پکڑ ہوتی ہے........................	۳۵
ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں کی صورت میں ہوگا........................	۳۶
ظالم کا ظلم متعدی ہے........................	۳۶
ظالم پر اللہ تعالی کا شدید غضب........................	۳۷
مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے........................	۳۷

مؤمن ظلم کی وجہ سے جنت میں داخلہ سے روک لیا جائے گا..................	۳۸
مظلوم کے معاون کے قدم قیامت کے دن ثابت قدم رہیں گے..............	۳۸
مظلوم کی مدد نہ کرنے پر لعنت..	۳۹
ظالم کی مدد اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب..................................	۳۹
ظالم کی مدد پر اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ ختم........................	۳۹
ظالم کا مددگار اسلام سے خارج ہے..	۴۰
ظالم کے معاون کی پیشانی پر لکھا ہوگا: یہ اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہے.....	۴۰
ظالم کے معاون کی مثال گرے ہوئے اونٹ کی ہے................................	۴۱
مظلوم کی دعا سے بچو..	۴۲
ظلماً مارنے پر قصاص ہے..	۴۳
ظالم سے قصاص لیا جائے گا..	۴۴
مظلوم کو تجاوز کرنے کی ممانعت..	۴۴
ظالم امیر پر لعنت..	۴۵
کمزور حاکم ملعون ہے جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے........................	۴۵
جو امیر ظلم کے لئے کوئی سخت آدمی مقرر کرے اس پر اللہ تعالی کی لعنت.........	۴۵
ظالم حاکم شفاعت سے محروم رہے گا..	۴۶
ظلماً زمین پر قبضہ وغصب کی وعیدیں......................................	۴۷
ایک گز زمین کا قبضہ بہت بڑا ظلم ہے......................................	۴۷
زمین ظلماً لینے پر سات زمینوں کے طوق کی وعید............................	۴۷

زمین ظلماً غصب کرنے پر اللہ تعالی کا غصہ...........................	۴۸
ظلماً مال غصب کرنے پر اللہ تعالی کا چہرہ پھیر لینے کی وعید..............	۴۸
توریہ اور تعریض کا ثبوت..	۵۰
بادشاہ کے ظلم سے بچنے کے لئے توریہ..................................	۵۰
حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے تین توریئے........................	۵۰
حجاج کے ظلم سے بچنے کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کا توریہ.........	۵۲
''دعائے انس رضی اللہ عنہ'' اور حفاظت کی چند مفید دعائیں.....................	۵۴
حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی دشمنوں اور فرعونوں سے حفاظت کی دعا..	۵۶
جب بادشاہ کا خوف ہو تو یہ پڑھے..	۵۶
جلنے، ڈوبنے، شیطان، ظالم، سانپ، بچھو سے حفاظت کی دعا.....................	۵۶
آپ ﷺ قوم سے خوف کے وقت یہ پڑھتے تھے..............................	۵۷
کسی کے ظلم سے خوف ہو تو پڑھے.......................................	۵۷
رنج، غم، بے چینی اور بادشاہ کے خوف سے حفاظت کی دعا.....................	۵۷
بادشاہ کے خوف سے پڑھنے کی دعا......................................	۵۸

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين ، وعلى آله وأصحابه أجمعين ، أما بعد۔

ظلم کا معنی اور ظلم کا شرعی حکم

لغت میں ظلم کی حقیقت: ''وضع الشیء فی غیر موضعه '' ہے، یعنی کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ میں رکھنا۔

ظلم حرام ہے، اس کی حرمت پر قرآن' حدیث اور اجماع دلالت کرتے ہیں۔اور ظلم کے حرام ہونے پر فقہاء کا اجماع ہوگیا ہے۔(موسوعہ فقہیہ مترجم ص۲۰۴۔مادہ: ظلم)

ظلم کی چار قسمیں

محققین نے کہا ہے کہ: ظلم کی چار قسمیں ہیں: (۱): ایک شخص ثواب کا مستحق ہو اور اس کو ثواب نہ دیا جائے، (۲): ایک شخص کو اس کا حق دیا جائے لیکن اس کو اس کا پورا حق نہ دیا جائے، (۳): ایک شخص عذاب کا مستحق نہ ہو اور اس کو عذاب دیا جائے، (۴): ایک شخص عذاب کا مستحق ہو، لیکن اس کو اس کے جرم سے زیادہ عذاب دیا جائے۔

(تبیان القرآن ص ۳۳۸ ج ۱۰، سورۂ مؤمن، آیت نمبر: ۱۷)

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ظلم پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے، مسلمان کی شان نہیں بلکہ کسی انسان کی شان نہیں کہ وہ کسی انسان پر ظلم کرے۔ قیامت کے دن ظالم زمین بھر کر دولت فدیہ میں دینے کے لئے تیار ہوگا، ظالم کی آنکھیں پھٹی رہ

جائیں گی، اللہ تعالی ظالم کو پسند نہیں فرماتے، ظالم سے دوستی کی ممانعت ہے۔ظلم سے بچنے کا حکم ہے، ظالم پر لعنت آئی ہے، ظلم کا وبال دنیا میں بھگتنا پڑے گا، ظالم کو اللہ تعالی کی طرف سے ڈھیل دی جاتی ہے، ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا، ظلم متعدی گناہ ہے، ظالم پر اللہ تعالی کا شدید غضب ہوگا، مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے، ظالم جنت سے روک لیا جائے گا، وغیرہ قسم قسم کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

مظلوم کے تعاون کی ترغیب دی گئی کہ: مظلوم کی مدد کرنے والا قیامت کے دن ثابت قدم رہے گا، مظلوم کی مدد نہ کرنے پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں: اس پر لعنت، اللہ تعالی کی ناراضگی، اللہ تعالی اور رسول ﷺ کا ذمہ سے بری ہونا، اسلام سے خارج ہونا، وغیرہ۔

مظلوم کی بددعا سے ڈرنے کا حکم ہے، اس کی بددعا قبول کی جاتی ہے۔ظالم سے قصاص لینے کی اجازت ہے۔ظالم امیر پر لعنت وارد ہوئی ہے، ظالم حاکم شفاعت سے محروم رہے گا۔ظلما زمین پر غصب کرنے پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں: اسے بڑا ظلم کہا گیا، سات زمینوں کا طوق ظالم کے گلے میں ڈالا جائے گا، اللہ تعالی کا غصہ، اللہ تعالی ظالم سے چہرہ پھیر لیں گے۔ظالم کے ظلم سے بچنے کے لئے جھوٹ (توریہ) کی اجازت دی گئی ہے۔

مؤمن کو ایذاء پہنچانا حرام ہے تو ظلم کی کب اجازت ہوسکتی ہے؟ شریعت نے رحم اور شفقت کی ترغیب دی ہے، اس کے فضائل بیان فرمائے، حتی کہ جانوروں کے ساتھ رحم کا حکم دیا، انہیں تکلیف پہنچانے پر وعید سنائی، تو کسی انسان پر ظلم کرنا کیسے گوارہ کیا جاسکتا ہے؟

ظالم کے لئے بددعا کرنا جائز ہے

بددعا کرنا کوئی پسندیدہ اور ترغیبی عمل نہیں، مگر ظالم کے لئے بددعا کو جائز کہا گیا:

مسئلہ:......مظلوم کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے ظلم کی تکلیف کے بقدر ظالم کے لئے بددعا

کرے،...اگر کسی ظالم نے جھوٹ کا الزام لگایا تو مظلوم کے لئے یہ جائز نہیں کہ یہ بھی اس کے خلاف افتراء پردازی کرے، بلکہ وہ اس شخص کے لئے بددعا کرے جس نے اس پر بہتان باندھا ہے اپنے اوپر افتراء پردازی کئے جانے کے بقدر۔اسی طرح اگراس کے دین کو اس پر بگاڑ دے تو اس کے دین کو نہ بگاڑے، بلکہ اس کے لئے اللہ تعالی سے بددعا کرے جس نے اس کے دین کو بگاڑ دیا ہے، یہ تو برابری کا تقاضا ہے،مگراس سے پرہیز کرنا اس سے زیادہ بہتر ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: دعا بدلہ ہے تو جس نے اس شخص کے لئے بددعا کی جس نے اس پر ظلم کیا ہے تو اس نے صبر نہیں کیا، وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے لئے بدلہ وصول کرلے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:''من دعا علی من ظلمه فقد انتصر ''یعنی جو بد دعاء کرے اس شخص پر جس نے اس پر ظلم کیا تو اس نے اپنا بدلہ یقیناً وصول کرلیا۔

شافعیہ میں سے علامہ ابن قاسم رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ ظالم کے لئے برے خاتمہ کی بددعاء کرنا جائز ہے۔(موسوعہ فقہیہ مترجم ص۲۰۴/۲۰۵/۲۱۱/۲۱۲ج ۲۹۔مادہ:ظلم)

مسئلہ:......ظالم پر بددعا کرنا جائز ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ لاَ يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ﴾۔

(پ:٦/سورۂ نساء،آیت نمبر:۱۴۸)

ترجمہ:......اللہ تعالی اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ کسی کی برائی علانیہ زبان پر لائی جائے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مظلوم کے لئے ظالم سے بدلہ لینا جائز ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:(بددعا دینے کا) یہ باب بہت وسیع ہے،اس کے جواز

پر بکثرت حدیث وقرآن کے نصوص موجود ہیں، اسی طرح امت کے اسلاف واخلاف بھی شاہد ہیں۔(الاذکار ص ۷۹ ۴۷۔ موسوعہ فقہیہ (ارود) ص ۳۰۵)

''احکام القرآن'' میں امام جصاص رازی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما: ﴿لاَ یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: مراد اس سے ظالم پر بددعا کا جائز ہونا ہے۔(احکام القرآن ص ۴۱۰ ج ۲)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''ادب المفرد'' میں مستقل باب قائم کیا ہے: ''دعاء الرجل علی من ظلمه'' اس میں صراحت ہے کہ اگر کوئی کسی پر ظلم کرے تو ظالم پر بددعا کرنا جائز ہے۔

اور آپ ﷺ کی دعا میں ہے:

(۱)...... كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو فيقول : اللّهم مَتِّعْنِى بِسمعى و بصرى واجْعَلْهُما الوارثَ مِنّى ، وانصُرنى على من يَظْلِمُنى ، وَ خُذْ منه بِثَأرِىْ۔

(ترمذی، باب ، آخر ابواب الدعوات ، رقم الحديث:۳۶۰۴)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور میری آنکھوں سے فائدہ پہنچایئے، اوران دونوں کو میرے مرنے تک صحیح حالت میں باقی رکھئے، اور میری مدد کیجئے ان سے جو مجھ پر ظلم کریں، اور میرے دشمن کے اندر میرا انتقام مجھے (دنیا میں) دکھا دیجئے۔

صاحب نزل الابرار نے ظالم پر بددعا کرنے کے جواز پر لکھا ہے کہ: نصوص کتاب اللہ، سنت اور اسلاف امت کے اقوال سے اس کا درست ہونا ثابت ہے۔

حضرت مطرف رحمہ اللہ کی ایک شخص نے بے ادبی کی اور انہیں جھوٹا کہا، اس پر حضرت

مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالی تجھے ہلاک کرے، چنانچہ وہ شخص اسی وقت مر گیا۔

عبدالواحد بن زیاد رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ: میں حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اور ہمارے پاس حضرت محمد بن واسع اور حبیب ابو محمد رحمہما اللہ بھی تھے، ایک شخص آیا اور حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے تقسیم کے سلسلہ میں سخت گفتگو کی، اور کہا: تم نے غلط کیا، اپنے اصحاب اور خادموں کے ساتھ ناحق رعایت کی تاکہ چاہنے والے زیادہ ہوجائیں، اور لوگ تیری طرف رخ کریں، حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ رونے لگے اور فرمایا: میں نے ایسا نہیں کیا، اس نے کہا: تو نے ایسا ہی کیا، حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ اور روئے پھر دعا کی: اے اللہ! اس شخص سے مجھے جس طرح آپ چاہیں نجات دیجئے، پس وہ شخص فوراً منہ کے بل گرا اور مر گیا۔

(نزل الابرار ص ۳۷۴۔ ابن ابی الدنیا ص ۳۲/ ۶۷ /۱ ج ۴۔ الدعاء المسنون ص ۹۹/ ۱۰۰)

ان چند امور کو اس مختصر رسالہ میں جمع کیا گیا ہے، اللہ تعالی اس تحریر کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

رسالہ کے آخر میں ظلم سے بچنے کی چند مفید دعائیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

اللہ تعالی کرے یہ سطریں ان سخت دل نفوس مسلمانوں تک پہنچیں جو اس گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔ اللہ تعالی ہر طرح کے ظالموں سے اپنے مؤمن بندوں کو محفوظ فرمائے۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۶/ رجب المرجب ۱۴۴۶، مطابق ۲۶/ جنوری ۲۰۲۵ء

بروز اتوار

قابل توجہ بات......ظلم کا مفہوم بہت وسیع ہے

اس وقت ہمارے معاشرے میں عوام اور ناواقف ہی نہیں، پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ حضرات کے ذہن میں بھی ظلم صرف غیر مسلم کی طرف سے مسلمانوں پر کئے جانے والے مظالم کا نام رہ گیا ہے، حالانکہ ظلم کا مفہوم بہت وسیع ہے، یہاں چند تلخ امور کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے:

(۱)......شوہر کا بیوی پر ظلم کرنا، مثلاً: باوجود وسعت کے خرچ میں تنگی کرنا، معمولی معمولی قصوروں پر مارنا، بات بات میں گالی دینا، نامناسب طعنے دینا، بلا کسی شرعی عذر کے بیوی کو والدین کے گھر جانے سے روکنا، وغیرہ۔

(۲)......اسی طرح بیوی کا شوہر پر ظلم کرنا، شوہر کی طاقت سے زیادہ خرچ کا مطالبہ کرنا، شوہر کے مال کو بلا ضرورت خرچ کر کے اسراف کرنا، حکومتی قوانین کا سہارا لے کر شوہر پر زیادتی کرنا، اور ظلماً شوہر پر مقدمہ کرنا، ذرا سی سختی پر پولیس کے حوالہ کرنا، شوہر کی خدمت میں کوتاہی کرنا، وغیرہ۔

خدانخواستہ طلاق کا موقع آجائے تو کورٹ سے شوہر کا مال لینا، شوہر کے گھر پر قبضہ کرنا، یا آدھا مکان لے لینا، عدت کے بعد نان ونفقہ کا مطالبہ کرنا، شوہر کو بچوں سے ملنے نہ دینا، وغیرہ۔

(۳)......ساس کا بہو پر ظلم کرنا، مثلاً: بہو کو طعنے دینا، اس کی طاقت سے زیادہ خدمت لینا، اس کو اپنے والدین کے گھر جانے سے روکنا، ہر وقت اس کی نگرانی کرنا، بیٹے سے بہو کی جھوٹی جھوٹی شکایتیں کرتے رہنا، بچی کی ولادت پر اس کو شرم دلانا اور طعنے دینا، معمولی معمولی غلطیوں پر اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا، اور دوسرے گھر والوں کے سامنے اس کو ذلیل

کرنا، سسرال والوں کا اشاروں اشاروں میں اس کی مذاق کرنا، وغیرہ۔ بعض ساس تو بہو پر ہاتھ تک اٹھاتی ہیں، اس کے ظلم ہونے میں کیا شک ہے؟۔

(۴)......بہو کا ساس پر ظلم کرنا' اس کو ستانا، مثلا: اس کو سست اور کام چور کا طعنہ دینا، اخلاقی طور پر اس کی ضروری خدمت نہ کرنا، شوہر سے ہر وقت اس کی شکایت کرتے رہنا، اپنے والدین اور اہل خانہ کے سامنے ہر وقت اس کی برائی کرتے رہنا، ساس کی جھوٹی جھوٹی شکایات کر کے شوہر کو اس کی ماں سے علیحدہ کرنا، وغیرہ۔

(۵)......والدین کا اپنی اولاد پر ظلم کرنا، مثلا: ان کے پیسوں کو اپنے قبضہ میں رکھنا، بہو کو تنگ کرنا، اولاد سے ضرورت سے زیادہ خدمت لینا، باوجود استطاعت کے ان کو علیحدہ نہ کرنا اور ایک ہی گھر میں اپنے ساتھ رکھنے پر مجبور کرنا، بات بات میں بددعاء کی دھمکی دینا، ان کی مرضی کے خلاف شادی کروانا، بلا کسی مجبوری کے بچوں اور بچیوں کی تاخیر سے شادی کرنا، شرعی حدود کی رعایت سے زیادہ مار پیٹ کرنا، وغیرہ۔

اولاد کے درمیان مال کی تقسیم اور ہدیہ دینے میں برابری نہ کرنا بھی ظلم ہے۔

نوٹ:......اس موضوع کے لئے دیکھئے! راقم کا رسالہ ''میراث کی اہمیت''۔

(مرغوب الفقہ ص۹۴ ج۹)

(۶)......اولاد کا والدین پر ظلم کرنا، مثلا: جائز امور میں ان کی اطاعت نہ کرنا، ضرورت مند والدین کی خدمت میں کوتاہی کرنا، والدین کو اولڈ ہوم میں رکھنا، ان کے مشورہ کے بغیر اپنے کاموں کو انجام دینا، ان کی مرضی کے خلاف شادی کرنا، اگر والدین محتاج ہوں تو اولاد کا مالی وسعت رکھنے کے باوجود ان پر خرچ کرنے میں بخیلی کرنا، بیوی کی اطاعت کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، بیوی کو والدین پر خواہ مخواہ ترجیح دینا، وغیرہ۔

(۷)......مہتمم حضرات کا اپنے ماتحت کام کرنے والے اساتذہ اور مزدوروں پر ظلم کرنا، مثلا: ان کو کم تنخواہ دینا، ضرورت سے زیادہ ان سے کام لینا، ان کی صلاحیت کے مطابق تقسیم کتب میں عدل نہ کرنا، لوگوں کے سامنے، اور اس سے بڑھ کر طلبہ کے سامنے ان پر غصہ کرنا، ان کی بے عزتی کرنا، واقعی ضرورت پر بھی رخصت نہ دینا، اور علیحدہ کرنے کی دھمکی دینا، وغیرہ۔

(۸)......اساتذہ کا ارباب اہتمام پر ظلم کرنا، مثلا: وقت پر درسگاہ میں حاضر نہ ہونا، بلا ضرورت تعطیل کرتے رہنا، نصاب کی تکمیل میں کوتاہی کرنا، درسگاہ میں طلبہ سے باتیں کرتے رہنا اور وقت ضائع کرنا، مدرسہ کے قوانین کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کرنا، طلبہ کے سامنے اہل انتظام کی کوتاہیاں بیان کرنا، شاگردوں کے سامنے مہتمم کی برائی و غیبت کرنا، وغیرہ۔

(۹)......استاذ کا طلبہ پر ظلم کرنا، مثلا: ان کو طعنے دینا، درسگاہ میں ان کا مذاق اڑانا، غلط جملوں سے ان کو شرمندہ کرنا، کمزور ذہن والے طلبہ کو کمزوری کا طعنہ دے کر ذلیل کرنا، شرعی حدود سے زیادہ ظالمانہ طور پر پٹائی کرنا، طاقت سے زیادہ سزا دینا جیسے: لمبے وقت تک کھڑا کرنا، ٹیڑھا کرنا، طاقت سے زیادہ تعداد میں اٹھک بیٹھک کروانا، وغیرہ۔

(۱۰)......مساجد کمیٹی کے ذمہ داروں کا ائمہ ومؤذنین پر ظلم کرنا، مثلا: ان کی تنخواہوں میں کمی کرنا، ان کو بات بات میں ذلیل کرنا، ان سے اپنی ذاتی خدمت لینا، طاقت سے زیادہ کام لینا، معمولی معمولی بات پر ان کو نکالنے کی دھمکی دینا، وغیرہ۔

(۱۱)......ائمہ ومؤذنین کا کمیٹی کے ذمہ داروں پر ظلم کرنا، مثلا: کام دل لگی سے نہ کرنا، وقت کی پابندی میں کوتاہی کرنا، بلا عذر تعطیل کرتے رہنا، بلا کسی معقول عذر کے نماز میں تاخیر

سے آنا، ارباب انتظام کی غلطیوں اور کمی کوتاہیوں کو دیکھتے رہنا، مصلیوں کو اپنے ساتھ ملا کر انتظامیہ کے خلاف تحریک چلانا، وغیرہ۔

(۱۲)......ائمہ حضرات کا لمبی لمبی نمازیں اور لمبے لمبے خطبے پڑھا کر مقتدیوں پر ظلم کرنا۔

نوٹ:......ائمہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ نمازیں مختصر پڑھائیں، بعض مصلیوں کو کام پر پہنچنا ہوتا ہے، کوئی بیمار ہے، کوئی معذور ہے، ان کا خیال کئے بغیر لمبی لمبی نمازیں پڑھانا بھی من وجہ ظلم کے دائرہ میں آتا ہے۔

جمعہ کا خطبہ بھی مختصر ہونا چاہئے، یہی سنت ہے، بہت لمبا خطبہ پڑھنا، جس سے کام پر جانے والے نمازیوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے، یہ بھی ظلم ہے۔

(۱۳)......ڈاکٹر حضرات کا اپنے مریضوں پر ظلم کرنا، مثلاً: وقت پر نہ دیکھنا، ضروری دوائی نہ دینا، اپنے فائدہ کے لئے گھٹیہ دوائی سے کام چلانا، مریض کی دل آزاری کرنا، اس کو ڈانٹنا، غلط سلط مہنگی دوا دینا، بلا ضرورت آپریشن کرنا، مریض کی وفات ہو چکی ہے، اور ڈاکٹر کو معلوم ہے، مگر پیسوں کی لالچ میں اسے مشین پر رکھ کر بل میں اضافہ کرتے رہنا، وغیرہ۔

(۱۴)......ایئرپورٹ افسران کا مسافرین پر ظلم کرنا، مثلاً: کام میں غفلت کرکے ان کو قطار میں طویل عرصہ تک کھڑا رکھنا، تھکے ماندے مسافرین کو اور زیادہ تھکانا، خواہ مخواہ ان کے سامان کی تفتیش کرنا، غیر شرعی جرمانہ ادا کرنے پر مجبور کرنا، وغیرہ۔

(۱۵)......مالکوں کا اپنے نوکروں پر ظلم کرنا، مثلاً: ان کی تنخواہ میں کمی کرنا، ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لینا، ڈانٹ ڈپٹ کرنا، ان پر ظلم و زیادتی کرنا، وقت پر تنخواہ نہ دینا، رمضان میں بھی کام میں آسانی نہ کرنا، نماز کی ادائیگی سے روکنا، وغیرہ۔

(۱۶)......نوکروں کا اپنے مالکوں پر ظلم کرنا، مثلاً: کام میں کوتاہی کرنا، پیسے پورے لینا اور

کام ادھورا کرنا، وقت پر کام پورا نہ کرنا، کوئی نگرانی کرنے والا نہ ہوتو کام نہ کرنا، وغیرہ۔

(۱۷)......حج وعمرہ گروپ کے منتظمین کا حجاج اور زائرین پر ظلم کرنا، مثلاً: زیادہ پیسے لینا، وعدہ کے مطابق رہائش وکھانے پینے کا انتظام نہ کرنا، رقم پوری لے کر سستے ہوائی جہاز سے سفر کرانا، تاریخ میں جان کر تقدیم وتاخیر کرنا، ان کی صحیح شکایت نہ سننا، ان کی خدمت میں کوتاہی کرنا، وغیرہ۔

(۱۸)......حجاج کا گروپ والوں پر ظلم کرنا، مثلاً: پیسوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا، تاخیر سے رقم ادا کرنا، کم رقم دے کر پوری سروس کا مطالبہ کرنا، ان کے ساتھ بلاقصور جھگڑنا، حرم کی سرزمین پر ماردھاڑ اور گالی گلوچ کرنا، وغیرہ۔

(۱۹)......کرایہ دار کا مالک مکان پر ظلم کرنا، مثلاً: غیرضروری اشیاء کا مطالبہ کرتے رہنا، باوجود استطاعت کے کرایہ ادا کرنے میں تاخیر کرنا، مالک کو ضرورت ہوتو بھی مکان خالی نہ کرنا اور حکومتی قوانین کا سہارا لے کر مالک کو مکان نہ دینا، وغیرہ۔

(۲۰)......مالک مکان کا کرایہ دار پر ظلم کرنا، مثلاً: کسی مجبور سے عرف سے زیادہ کرایہ طلب کرنا، ضروری سہولتیں مہیا نہ کرنا، بلاضرورت مکان خالی کرانے پر مجبور کرنا، مکان خالی کرانے کے لئے عرف کے مطابق مہلت نہ دینا، وغیرہ۔

(۲۱)......مزدور اور کام کرنے والوں کا لوگوں پر ظلم کرنا، مثلاً: وقت پر حاضر نہ ہونا، تھوڑا سا کام کر کے چلے جانا، دن کا کام ہفتہ بھر تک نہ کرنا، عرف سے زیادہ پیسے لینا، صحیح کام نہ کرنا، عمدہ سامان کا پیسہ لے کر گھٹیا سامان استعمال کرنا، وغیرہ۔

(۲۲)......ارباب حکومت کا رعیت پر ظلم کرنا، مثلاً: ضرورت سے زیادہ ٹیکس وصول کرنا، ٹیکس لے کر راحت پہنچانے میں کمی کرنا، بلوں کی قیمت میں ناقابل برداشت اضافہ کرنا،

تجار و کسانوں کے ساتھ زیادتی کرنا، نا اہل کو عہدہ دینا اور اہل کو محروم رکھنا، غرباء اور ضرورت مندوں کے علاج اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کرنا، بلا قصور لوگوں کو قید میں ڈالنا، معمولی معمولی قصوروں پر زیادہ سزا دینا، ضرورت کے مطابق راستوں کو بنانے اور ان کی مرمت کی طرف توجہ نہ دینا، جائز مطالبات کے لئے کئے جانے والے احتجاجی جلسوں پر ظلم کرنا، وغیرہ۔

(۲۳)......عوام کا حکومت اور اہل حکومت پر ظلم کرنا (اگر چہ یہ صورت شاذ و نادر ہے مگر ہے) مثلاً: بلا کسی قصور کے حکومت کے خلاف احتجاج کرنا، ملکی عمارتوں، بسوں اور ٹرینوں کو نقصان پہنچانا، اچھی حکومت کے خلاف بغاوت کرنا اور لوگوں کو بہکانا، نا جائز مطالبات کو لے کر جلسے جلوس نکالنا، اور راستوں کو بند کر کے عوام پر ظلم کرنا، وغیرہ۔

(۲۴)......جانور پالنے والوں کا جانوروں پر ظلم کرنا، جیسے انہیں چارہ کم دینا، برداشت سے زیادہ بوجھ ڈالنا، بے تحاشا مار پیٹ کرنا، ذبح میں اسلامی احکام کی رعایت نہ کرنا، وغیرہ۔

(۲۵)...... بڑے بھائی کا چھوٹے بھائیوں پر ظلم کرنا، یا بھائی کا بہنوں پر ظلم کرنا، جیسے ان پر بلا ضرورت سختی کرنا، والدین کے مال اور مکان پر قبضہ کر لینا، والدین کی وفات کے بعد وراثت سے محروم کرنا، وغیرہ۔

(۲۶)......شادی کے موقع پر جہیز کی رسم بھی ایک ظلم ہے۔

نوٹ:......جہیز کی قباحت کے لئے دیکھئے! راقم کا رسالہ ''جہیز''۔

(مرغوب المسائل ص ۳۱۹ ج ۳)

(۲۷)......شادی کے موقع پر دعوت میں بھی ظلم ہو رہا ہے، وہ اس طرح کے مثلاً: لڑکی والے کہتے ہیں کہ: لڑکے والے شادی کے دن: ۲۵/ آدمی لا سکتے ہیں، اور لڑکے والے

اصرار کرتے ہیں کہ نہیں، ہمارا تو بڑا خاندان ہے، اس لئے ہم تو: ۵۰/آدمی لائیں گے۔ اس طرح زیادہ تعداد پر لڑکی والوں کو مجبور کرنا بھی ظلم ہے۔

(۲۸)......اہل دعوت شوری یا امارت والوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا، مار پیٹ کرنا، کسی نظریہ کی جماعت کو مسجد میں آنے سے روکنا، امام کو مجبور کرنا کہ ہمارا ساتھ دیں، نہ دینے پر امامت سے معزول کرنا، وغیرہ۔

(۲۹)......آج کل کے زمانہ میں جاہلیت کے بعض کھیلوں میں ایک کھلاڑی کا دوسرے کھلاڑی پر ظلم کرنا۔

نوٹ:......اس وقت امت پر جو حالات آرہے ہیں، اکثروں کی زبان پر یہ جملہ آتا ہے کہ فلاں ملک نے فلاں ملک پر ظلم کیا، فلاں ظالم نے فلاں شخص پر یہ ظلم کیا، حکومت کا یہ ظلم ہے، فوج کا یہ ظلم ہے، پولیس کا یہ ظلم ہے، اس لئے یہ حالات آرہے ہیں۔ یقیناً ان حالات کے اسباب یہ بھی ہوسکتے ہیں، لیکن ہماری توجہ اپنے برے اعمال اور ان ظالمانہ حرکتوں کی طرف کبھی نہیں جاتی کہ ان حالات کا سبب میرا ظالمانہ عمل ہے۔ ہم سب کو اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے اور اس پر ندامت اور توبہ کرنی چاہیئے، اور جن جن پر ہم نے کسی بھی صورت سے ظلم کیا ہے ان سے سچے دل سے معافی مانگنی چاہیئے، کسی کے حقوق ذمہ میں ہوں تو انہیں ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالی ہمیں اس کی توفیق مرمت فرمائے، اور ہمارے معاشرے کو ظلم کے مہلک مرض سے پاک فرمائیں، آمین۔

مؤمن کو تکلیف پہنچانا بہتان طرازی اور کھلا گناہ ہے

(۱)......﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾۔(پ:۲۲/سورۂ احزاب، آیت نمبر:۵۸)

ترجمہ:......اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ان کے کسی جرم کے بغیر تکلیف پہنچاتے ہیں، انہوں نے بہتان طرازی اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لادلیا ہے۔

مسلمان کو تکلیف پہنچانے والے پر لعنت

(۱)......عن أبی بکر الصدیق قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ملعون من ضارَّ مؤمنا أو مکر به۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الخیانة والغش ، ابواب البر والصلة ، رقم الحدیث:۱۹۴۱)

ترجمہ:......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر لعنت ہو جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

(۲)......عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده ، والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه۔

(بخاری، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور (کامل) مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالی کے منع کئے ہوئے کاموں کو چھوڑ دے۔

کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ

(٣)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی : انْ لا ضَرر ولا ضِرَار۔

(ابن ماجہ، باب من بنی فی حقه ما یضر بجاره ، کتاب الاحکام ، رقم الحدیث: ٢٣٤٠/٢٣٤١۔

موطاامام مالک، باب القضاء فی المَرفق ، کتاب الاقضیة ، رقم الحدیث:٢٤٥٩)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ: نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ، نہ کسی سے نقصان اٹھاؤ۔

قرآن واحادیث سے ظلم کی وعید

ظلم سے متعلق چند آیات کریمہ

قرآن کریم میں ظلم کی وعید میں بیشمار آیتیں ہیں، چند یہاں نقل کی جاتی ہیں:

(١)......﴿ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ط وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُ الْعَذَابَ ج وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴾۔

(پ:١١/سورۂ یونس،آیت نمبر:٥٤)

ترجمہ:......اور جس جس شخص نے ظلم کا ارتکاب کیا ہے، اگر اس کے پاس روئے زمین کی ساری دولت بھی ہوگی تو وہ اپنی جان چھڑانے کے لئے اس کی پیشکش کردے گا۔اور جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنی شرمندگی کو چھپانا چاہیں گے۔اور ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا،اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

(٢)......﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلاً عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ

فِیۡهِ الۡاَبۡصَارُ ☆ مُهۡطِعِیۡنَ مُقۡنِعِیۡ رُءُوۡسِهِمۡ لَا یَرۡتَدُّ اِلَیۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ ج وَاَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ﴾۔

(پ:۱۳/سورۂ ابراہیم،آیت نمبر:۴۲)

ترجمہ:......اور یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ جو کچھ یہ ظالم کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے غافل ہیں۔ وہ تو ان لوگوں کو اس دن تک کے لئے مہلت دے رہے ہیں جس میں آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ سروں کو اوپر اٹھائے دوڑ رہے ہوں گے، ان کی نگاہیں جھپکنے کو واپس نہیں آئیں گی، اور ان کے دل (بدحواسی میں) اڑے جارہے ہوں گے۔

(۱)......﴿ وَلَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَکَ عَلَیۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّ لٰکِنۡ یُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ج فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴾۔

(پ:۱۴/سورۂ نحل،آیت نمبر:۶۱)

ترجمہ:......اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے (فوراً) اپنی پکڑ میں لیتے تو روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتے، لیکن وہ ان کو ایک معین وقت تک مہلت دیتے ہیں۔ پھر جب ان کا وہ معین وقت آجائے گا تو وہ گھڑی بھر بھی اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکیں گے۔

(۱)......﴿ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴾۔(پ:۲۵/سورۂ شوریٰ،آیت نمبر:۴۰)

ترجمہ:......یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔

(۱)......﴿ وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ﴾۔

(پ:۱۲/سورۂ ھود،آیت نمبر:۱۱۳)

ترجمہ:......اور (مسلمانو!) ان ظالم لوگوں کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا، کبھی دوزخ کی آگ تمہیں بھی آپکڑے۔

شفقت اور رحمت کی چند احادیث

(۱)......قال رسول الله صلّی الله علیه وسلم : ...... من لا یَرحم لا یُرحم۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جورحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : جاء اعرابی الی النبی صلّی الله علیه وسلم فقال : تُقَبِّلون الصِّبیان ؟ فما نُقَبِّلُهم ، فقال النبی : أو أَملِکُ لک أن نزع الله من قلبک الرحمة۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، اس نے عرض کیا: آپ بچوں کو (محبت و پیار میں) بوسہ دیتے ہیں؟ ہم تو ان کو بوسہ نہیں دیتے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالی نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو کیا میں اس پر قادر ہوں؟۔

(بخاری، باب رحمة الولد وتقبیله و معانقته ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۵۹۹۷/۵۹۹۸)

(۳)......قال رسول الله صلّی الله علیه وسلم : لا یَرحم الله من لا یرحم الناس۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۴)......قال النبی صلّی الله علیه وسلم :... وانّما یرحم الله من عباده الرُّحَماء۔

ترجمہ:......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم فرماتے ہیں۔

(بخاری، باب قول الله تبارک وتعالی : ﴿ قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن ، أیّاما تدعو فله الأسماء الحسنی ﴾ ، کتاب التوحید ، رقم الحدیث:۷۳۷۶/۷۳۷۷)

(۵)......قال النبی صلّی الله علیه وسلم : اِرْحَمُوا أهلَ الارض یَرْحَمْکُم من فی السّماء۔

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل زمین پر رحم کرو، وہ ذات جو آسمان میں ہیں وہ تم پر رحم فرمائیں گے۔

(۶)......عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : سمعت أبا القاسم صلّی الله علیه وسلم الصادق المصدوق صاحب هذه الحجرة یقول : لا تُنْزَع الرّحمة الا من شَقِی۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے صادق مصدوق اس حجرہ اقدس والے ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: رحمت صرف بد بخت ہی کے دل سے نکالی جاتی ہے۔

(ابوداؤد، باب فی الرحمة ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۴۹۴۱/۴۹۴۲۔ترمذی، باب ما جاء فی رحمة المسلمین ، کتاب البر والصلة ، رقم الحدیث:۱۹۲۳/۱۹۲۴)

جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے، وہ میری امت میں سے نہیں

چھوٹوں پر رحم نہ کرنے پر کس قدر سخت وعید سنائی گئی کہ: وہ میری امت میں سے نہیں ہے:

(۷)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه و سلم قال : لیس من اُمّتی من لم یُجِلَّ کبیرنا ' و یرحَمْ صغیرنا ' و یعرِفْ لِعالِمِنا۔

(مسند احمد ص۴۱۶ ج ۳۷، حدیث عبادة بن الصامت رضی الله عنه ، رقم الحدیث:۲۲۷۵۵)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے علماء کی قدر نہ کرے، وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

جانوروں پر رحم کی ترغیب اور ظلم پر ترہیب

بکری پر رحم کرنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت

آپ ﷺ نے جانوروں پر رحم کرنے کی اہمیت بھی بیان فرمائی، حدیث شریف میں ہے:

(۱)......قال رجل یا رسول الله ! اِنِّی لَاَذْبَحُ الشّاة فَاَرْحَمُها – أو قال : انی لارحم الشاة أن اذبحها – قال : والشاة ان رحِمْتَها ، رحمک الله ، مرّتین۔

(الادب المفرد (مترجم) ص۲۷۳، باب ارحم من فی الارض ، رقم الحدیث:۳۷۳)

ترجمہ:......ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے یا یہ عرض کیا کہ: مجھے بکری پر رحم آتا ہے جب میں اس کو ذبح کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری پر اگر تجھے رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائیں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔

ذبح کے وقت جانور پر رحم کرنے کی فضیلت

(۲)......عن ابی امامة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من رحم ولو ذبیحة رحمه الله یوم القیامة۔

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رحم کیا اگرچہ ذبح کئے جانے والے جانور پر ہی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر رحم فرمائیں گے۔ (الادب المفرد، باب رحمة البهائم ، رقم الحدیث:۳۸۱)

کتے پر رحم کرنے کی وجہ سے مغفرت

(۳)......عن أبی هریرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :

بینا رجلٌ یمشی ' فاشتدّ علیه العطَشُ ' فنزل بِئرًا فشرب منها ' ثم خرج فاذا هو بکلب یَّلْهَثُ ' یأکل الثَّری مِن العطش ، فقال : لقد بلغ هذا مثل الذی بلغ بی ، فَمَلأ خُفَّه ثمّ أمسکه بِفِیْهِ ، ثمّ رَقِیَ فسقی الکلب ' فشکر الله له فغفر له ، قالوا : یا رسول الله ! واِنّ لنا فی البهائم اجرا ؟ قال : فی کل کَبِدٍ رَطْبَةٍ أجرٌ۔

(بخاری، باب فضل سقی الماء ، کتاب المساقاة ، رقم الحدیث:۲۳۶۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کہیں جا رہا تھا، اس درمیان اس کو سخت پیاس لگی، وہ کنویں میں اترا، پس اس نے پانی پیا، پھر کنویں سے باہر آیا تو ایک کتا ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا تھا، اس نے کہا: یہ بھی میری طرح پیاسا ہے، (پھر اس نے کنویں میں اتر کر) اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر کی طرف چڑھا اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالی نے اس کی قدر افزائی کی، سو اس کو بخش دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے جانوروں (کے ساتھ احسان میں بھی) اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر میں اجر ہوتا ہے۔

ظالم بکری سے بدلہ لیا جائے گا

(۴)......عن أبی هریرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لَتُؤَدُّنَّ الحقوقَ الی أهلها یوم القیامة ' حتی یُقاد للشّاة الْجَلْحَاء من الشّاة القَرْنَاء۔

(مسلم، باب تحریم الظلم ، کتاب البر والصلة والادب ، رقم الحدیث:۲۵۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم اہل حقوق کے حقوق ضرور ادا کرو گے، یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری

کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔

بلی کو ستانے پر جہنم

(۵)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : عُذِّبَتِ امْرأةٌ فی هِرَّةٍ ' حَبَسَتْها حتی ماتتْ جُوْعا ' فدخلَتْ فيها النّار ' قال : فقال – والله أعلم – : لا أنتِ أطْعَمْتِيها ولا سقَيْتِيها حين حَبَسْتِيها ، ولا أنتِ أرْسَلْتِيها فاكلَتْ مِن خَشَاشِ الارض۔

(بخاری، باب فضل سقی الماء ، کتاب المساقاة ، رقم الحدیث:۲۳۶۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی (کے ستانے) کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو باندھ کر رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی، سواس وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوگئی، آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے فرشتے نے اس عورت سے کہا: اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والے ہیں تو نے اس بلی کو نہ کھلایا نہ پلایا، جب تو نے اس کو باندھ کر رکھا اور نہ تو نے اس کو آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

آپ ﷺ کی تنبیہ: اس چڑیا کو کس نے بے چین کیا

(۶)......عن عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه قال : كنّا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر ، فانطلق لحاجته ، فرأينا حُمَّرَةً معها فرخانِ ، فأخذنا فرخيْها ، فجاء ت الحُمَّرة ، فجعلَتْ تعرُش ' فجاء النبی صلى الله عليه وسلم فقال : من فَجّع هذه بولدها ؟ رُدّوا ولدها اليها ، ورأى قريةَ نملٍ قد حرَّقْناها فقال : من حرّق هذه ؟ قلنا : نحن ، قال : انه لا ينبغی ان يُعذِّب بالنّار الا ربُّ النّار ''۔

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، ہم لوگوں نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے، ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا، وہ چڑیا زمین پر آ کر اپنے پروں کو بچھانے لگی، اسی وقت آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اس چڑیا کو کس نے بے چین کیا کہ اس کے بچے لے لئے؟ اس کو اس کے بچے دے دو، اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جس کو ہم لوگوں نے جلا دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سوراخ کو کس نے آگ لگائی؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے عذاب دینا آگ کے پیدا کرنے والے کے سوا کسی کے لئے درست نہیں،

(ابوداؤد، باب فی کراھیة حرقِ العدوّ بالنّار ، کتاب الجھاد ، رقم الحدیث:۲۶۷۵)

تشریح:……ایک روایت میں ہے: ایک آدمی نے چڑیا کا ایک انڈا اٹھا لیا، چڑیا آئی اور رسول اللہ ﷺ کے سر پر پھڑ پھڑانے لگی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے اس کے انڈے کے بارے میں اس کو دکھ پہنچایا؟ ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے انڈے کو اٹھایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر رحم کرتے ہوئے اس کے انڈے کو واپس کر دو۔ (الادب المفرد، باب اخذ البیض من الحمرة ، رقم الحدیث:۳۸۲)

مرغ پر ظلم کرنے پر لعنت

(۷)……عن سعید بن جبیر قال : کنتُ عند ابن عمر فمرُّوا بِفِتْیة –أو بنفر– نصبوا دجاجةً یَرمونها فلمّا رأوا ابن عمر تفرَّقوا عنها ، وقال ابن عمر : من فعل ھذا ؟ ان النّبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن من فعل ھذا۔عن ابن عمر : لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مثَّل بالحیوان۔

ترجمہ:……حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، پس آپ چند لڑکوں - یا ایک جماعت - کے پاس سے گذرے جنہوں نے ایک مرغی کو باندھا ہوا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے، جب انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہ اس مرغی کے پاس سے بھاگ گئے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: یہ کس نے کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے، جو اس طرح کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو حیوان کو مثلہ کرے۔

(بخاری، باب ما یکرہ من المُثْلة والمَصْبورة والمُجَثَّمة ، کتاب الذبائح ، رقم الحدیث:۵۵۱۵)

گدھے کے منہ کو داغنے والے پر لعنت

(۸)……عن انس قال : رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم حمارا موسوما فی وجهه ، فقال : لعن الله من فعل هذا۔

(مجمع الزوائد ص ۱۳۹ ج ۸، باب ما جاء فی وسم الدواب ، کتاب الادب ، رقم الحدیث: ۱۳۲۴۰)

ترجمہ:……حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایسے گدھے کو دیکھا جس کے منہ کو داغا گیا تھا تو فرمایا: اللہ تعالی اس پر لعنت کرے جس نے یہ کام کیا۔

جانوروں کی پشتوں کو اپنی باتوں کے لئے کرسیاں مت بناؤ

(۹)……قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا تَتَّخِذوا ظُهور الدَّوابِّ کَرَاسِی لِأَحَادیثکم ، فرُبَّ راکبٍ مَرکوبةٍ هی خیر منه ، وأطْوعُ للّه وأکثر ذِکراً۔

ترجمہ:……رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو اپنی باتوں کے لئے کرسیاں مت بناؤ، اس لئے کہ بہت سی سواریاں سوار سے بہتر ہوتی ہیں کہ وہ اللہ تعالی کی

فرمانبردار، اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

(۱۰)......عن ابراهیم التَیمی : أنّ عمر رضی الله عنه کره الوقوف علی الدّابة۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانور پر کھڑے رہنے کو مکروہ فرماتے تھے۔

(۱۱)......عن کامل، عن حبیب قال : کان یکره طول الوقوف علی الدّابة وان تضرب، وهی محسنة۔

ترجمہ:......حضرت کامل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت حبیب رحمہ اللہ زیادہ دیر سواری کھڑے رکھنے کو اور اس کو مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے، حالانکہ وہ احسان کرنے والی ہوتی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۶۵ ج۱۳، باب فی طول الوقوف علی الدابة ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۲۶۴۸۶/۲۶۴۸۷/۲۶۴۸۸/۲۶۴۸۹)

آپ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت فرمائی

(۱۲)......عن زاذان قال : رأی عَلِیٌّ ثلاثة علی بغلٍ، فقال لِیَنزِل أحدُکم، فان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الثالث۔

(مراسیل ابی داوٗد ص۲۳۱، ما جاء فی الدواب ، کتاب الجهاد ، رقم الحدیث:۲۹۹)

ترجمہ:......حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خچر پر تین سواروں کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: چاہئے کہ تم میں سے ایک اتر جائے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۳):......حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک سواری پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۴):......امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جو بھی تین آدمی ایک سواری پر سوار ہوں تو ان میں سے ایک ملعون ہوگا۔

(۱۵):......حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں سواری کے پیچھے تیسرا سوار تھا، تو آپ نے فرمایا: ملعون شخص!۔

(۱۶):......حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مقام حیرہ کی طرف نکلا تا کہ ہاتھی دیکھوں، تو میں نے حضرت اعور رحمہ اللہ کو سوار دیکھا اس حالت میں کہ ان کے پیچھے (ایک) سوار تھا، آپ نے فرمایا: اگر یہ سواری تیسرے کی صلاحیت رکھتی تو ہم آپ کو سوار کر لیتے۔

(۱۷):......حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ہم لوگ آپس میں بات کر رہے تھے، اتنے میں ایک گدھے پر تین سوار گذرے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اتر جا! اللہ تجھ پر لعنت فرمائے، اس لعنت کرنے والے کو کہا گیا کہ تو انسان کو لعنت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایک جانور پر تین لوگ سوار ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۴۱ ج ۱۳، من کرہ رکوب ثلاثۃ علی الدابۃ، کتاب الادب، رقم الحدیث: ۲۶۹۰۳/۲۶۹۰۴/۲۶۹۰۵/۲۶۹۰۶/۲۶۹۰۷)

تین سواری کی اجازت اور مختلف روایات میں تطبیق

جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا جائز ہے، چند روایات میں اس کی صراحت آئی ہے:

(۱)......عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لمّا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ استقبلہ أُغَیْلِمَۃُ بنی عبد المطّلب، فحمل واحد بین یدیہ وآخر خلفہ۔

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ

مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کا استقبال بنو عبد المطلب کے لڑکوں نے کیا، پس آپ ﷺ نے ایک لڑکے کو سواری پر اپنے آگے بٹھالیا اور دوسرے لڑکے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

(بخاری، باب استقبال الحاج القادمين والثلاثة على الدابة ،كتاب العمرة ، رقم الحديث:١٧٩٨

باب الثلاثة على الدابة ،كتاب اللباس ، رقم الحديث:٥٩٦٥)

(۲)......حدّثنا أيوب ذُكر شرُّ الثّلاثة عند عِكرمة فقال : قال ابن عباس رضی الله عنهما : أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حمل قُثَم بين يديْه والفضل خلفه -أو قُثم خَلْفه والفضل بين يديه - فأيُّهم شرٌّ أو أيُّهم خيرٌ؟۔

(بخاری، باب حمل صاحب الدابة غيره بين يديه ،كتاب اللباس ، رقم الحديث:٥٩٦٦)

ترجمہ:......حضرت ایوب رحمہ اللہ نے کہا کہ: حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ: سواری پر تین بیٹھنے والوں میں سے کون زیادہ برا ہے؟ تو حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے کہا کہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے قثم کو اپنے آگے بٹھایا اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا- یا قثم کو اپنے پیچھے بٹھایا اور فضل کو اپنے آگے بٹھایا- پس ان میں سے کون زیادہ برا ہے یا کون زیادہ اچھا ہے؟ (یعنی یہ تم خود سوچو)۔

(۳):......حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس آتے اور ہم سے ملاقات ہوجاتی تو آپ ﷺ مجھ سے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے، پھر آپ ﷺ ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار فرمالیتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوجاتے۔

(۴):......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں پروانہیں کرتا کہ میں کسی

سواری پر دس کا دسواں ہوں اس بات کے بعد کہ وہ ہمیں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۳۹/۴۴۱ ج۱۳، فی رکوب ثلاثة علی دابة ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۲۶۸۹۸/۲۶۹۰۱)

ان روایات میں تطبیق یہ ہے کہ: ممانعت اس پر محمول ہے کہ جب سواری تین یا تین سے زیادہ کا بوجھ اٹھانے سے عاجز ہو، جیسے گدھا، اور جواز اس صورت پر محمول ہے کہ جب سواری تین یا تین سے زیادہ کا بوجھ اٹھانے کی طاقت رکھتی ہو جیسے اونٹنی اور خچر۔ خلاصہ یہ ہے کہ: سواری جتنے سواروں کا تحمل کرسکتی ہوا تنے سوار ہو سکتے ہیں۔

(مستفاد: عمدۃ القاری ص۱۲۰ ج ۲۲، دارالکتب العلمہ ، بیروت۔ نعم الباری ص۵۵۰ ج ۱۲۔ تحفۃ القاری ص۶۲۱ ج۱۰)

آپ ﷺ نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا

(۱)......ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن قتل أربع من الدواب : النَّملة ' والنَّحلَة ' والهُدُهُد ' والصُّرَد۔

(ابوداؤد، باب فی قتل الذر ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۵۲۶۷)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، اور چڑیا۔

تشریح:...... جب کوئی جانور تکلیف پہنچائے تو اسے مارنے کی اجازت ہے۔

(۲):......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب چیونٹی تمہیں تکلیف پہنچائے تو اسے ماردو۔

(۳):......حضرت خالد بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ

اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بستر پر چیونٹیوں کو دیکھا تو انہیں مار ڈالا۔

(۴):......حضرت طاؤوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم چیونٹیوں کو پانی کے ذریعہ منتشر کر دیتے ہیں، یعنی جب وہ ہمیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۶۸/۵۶۷ ج ۱۳، فی قتل النمل ، کتاب الادب ، رقم الحدیث: ۲۷۱۸۹ /۲۷۱۹۰ /۲۷۱۹۱)

ظلم سے متعلق چند احادیث وآثار

ظلم کرنے سے بچو

(۱)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما : أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : اتّقوا الظلم ، فانّ الظّلم ظُلُماتٌ يوم القيامة ، واتّقوا الشُّحَّ ، فانّ الشُّحَّ أهلَک من كان قبلَكم ، حملهم على أن سَفكوا دِماءَ هم وَاستحلّوا مَحارمَهم۔

(مسلم، باب تحريم الظلم ،كتاب البر ، رقم الحديث: ۲۵۷۸)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم کرنے سے بچو، کیونکہ ظلم کرنے سے قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے اور بخل کرنے سے بچو، بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کردیا، کیونکہ بخل نے انہیں خونریزی کرنے اور حرام کاموں کو حلال کرنے کے لئے ابھارا۔

ظالموں پر لعنت

(۲)......عن ابن عباس قال : أوحى الله عزّ وجل الى داؤد : يا داود ! قل للظلمة لا تذكروني ، فان حقا عليَّ ان من ذكرني اذكره ، وان ذكري اياهم ان العنهم۔

(شعب الایمان بیہقی ص۵۵ ج۶، باب فی اطاعة أولی الامر ، فصل فی ذکر ما ورد من التشديد فی الظلم ، رقم الحديث: ۷۴۸۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی کی تھی: اے داؤد! تم ظالموں سے کہہ دو کہ وہ مجھے یاد نہ کریں، کیونکہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھ کو یاد کرے میں بھی اس کو یاد کروں، اور ظالموں کو میرا

یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے

(۳)......عن أبی ذر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما رَوی عن الله تبارک وتعالی انّه قال : یا عِبادی ! انِّی حرَّمْتُ الظُّلم علی نفسی ' وجعلتُه بینکم مُحرَّما فلا تَظالَمُوا ۔(مسلم، باب تحریم الظلم ،کتاب البر ، رقم الحدیث:۲۵۷۷)

ترجمہ:......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ: اے میرے بندو! بیشک میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے، اور تمہارے درمیان بھی آپس میں ظلم کو حرام کردیا، سو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

ظلم دنیا وآخرت کے عذاب کا مستحق

(۴)......عن أبی بکرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ما مِن ذَنْبٍ أجْدر أن یُعَجِّلَ اللّٰه تعالی لصاحبه العُقوبةَ فی الدُّنیا مع ما یَدَّخِر له فی الآخرة مثل البَغْی وقطیعة الرحم۔

(ابوداؤد، باب فی النهی عن البغی ،کتاب الادب ، رقم الحدیث: ۴۹۰۲۔ترمذی، باب [فی عظم الوعید علی البغی وقطیعة الرحم] ، ابواب صفة القیامة ، رقم الحدیث:۲۵۱۱۔ابن ماجہ، باب فی النهی عن البغی ،کتاب الادب ، رقم الحدیث:۴۲۱۱)

ترجمہ:......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو سوائے ظلم (بغاوت) اور رشتہ داری قطع کرنے کے۔

مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ ظلم کرنے دے

(۵)......ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :المسلم أخو المسلم ' لا یَظْلِمُہ ولا یُسْلِمہ ' ومن کان فی حاجۃ أخیہ کان اللہ فی حاجتہ ' ومن فرَّج عن مُسلمٍ کُرْبۃً فرّج اللہ عنہ کُربۃً من کُرُبات یوم القیامۃِ ' ومن ستر اللہ مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ۔

(بخاری، باب لا یظلم المسلمُ المسلمَ ولا یُسلِمُہ ،کتاب المظالم ، رقم الحدیث: ۲۴۴۲)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ کسی اور کو اس پر ظلم کرنے دے، اور جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مشغول رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں رہتے ہیں، اور جس نے کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرمائیں گے، اور جس نے کسی مسلمان کا پردہ رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ فرمائیں گے۔

ظالم کو ڈھیل دی جاتی ہے، پھر پکڑ ہوتی ہے

(٦)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ان اللہ لَیُمْلِی للظالم حتّی اذا أخذہ لم یُفْتِلْہ قال : ثم قرأ : ﴿ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ انّ اخذہ الیم شدید ﴾۔

(بخاری، باب قولہ :وکذلک أخذ ربک اذا أخذ القری وھی ظالمۃ انّ أخذہ ألیم شدید ، کتاب التفسیر ، رقم الحدیث:۴٦٨٦)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے رہتے ہیں یہاں

تک کہ جب اس کو پکڑ لیتے ہیں تو پھر چھوڑ تے نہیں ہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اور جو بستیاں ظالم ہوتی ہیں، تمہارا رب جب ان کو گرفت میں لیتے ہیں تو ان کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے۔ واقعی ان کی پکڑ بڑی دردناک، بڑی سخت ہے۔

ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں کی صورت میں ہوگا

(۷)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: الظلم ظلمات یوم القیامة۔

(بخاری، باب الظلم ظلمات یوم القیامة، کتاب المظالم، رقم الحدیث: ۲۴۴۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

ظالم کا ظلم متعدی ہے

(۸)......عن أبی هریرة رضی الله عنه: انّه سمع رجلا یقول: انّ الظالم لا یضرُّ الا نفسه، فقال: بلی، والله حتّی الحُبَارٰی لتَموت فی وَكْرِها هُزْلا بظلم الظّالم۔

(مشکوة، باب الظلم، الفصل الثالث، کتاب الاداب، رقم الحدیث: ۵۱۳۶)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم صرف اپنے نفس کو ضرر پہنچاتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم حتی کہ سرخاب پرندہ جو اپنے گھونسلے میں بھوک اور کمزوری سے مر جاتا ہے وہ بھی ظالم کے ظلم (کے ضرر) سے ہے۔

تشریح:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا منشاء یہ ہے کہ ظالم کے ظلم کا اثر دوسرے انسانوں، حیوانوں بلکہ پرندوں تک بھی پہنچتا ہے، کیونکہ جب لوگ بہ کثرت علی الاعلان

گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالی بارش روک لیتے ہیں اور قحط مسلط کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں دانے اور گھاس پھونس پیدا نہیں ہوتے اور بھوک سے مویشی اور پرندے مرجاتے ہیں۔(تبیان القرآن ص۳۴۳ ج۹،سورۂ سجدہ،آیت نمبر:۲۲)

ظالم پر اللہ تعالی کا شدید غضب

(۹)......عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یقول الله : اشتد غضبی علی من ظلم من لا یجد له ناصرا غیری۔

(الترغیب والترهیب ص۱۳۰ ج۳، الترهیب من الظلم ' ودعاء المظلوم وخذله ' والترغیب فی نصرته ' کتاب القضاء و غیره ، رقم الحدیث: ۲۲)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتے ہیں: اس شخص پر میرا غصہ بہت سخت اور شدید ہوتا ہے جو ایسے آدمی پر ظلم کرے جو میرے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پاتا ہو۔

مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے

(۱۰)......عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من کانت له مَظْلمةٌ لاحد من عِرضه أو شیء فَلْیَتَحَلَّلْه منه الیوم قبل أن لا یکون دینارٌ ولا درهمٌ ، ان کان له عمل صالح اُخِذ منه بقدر مَظْلَمتِه ، وان لم تکن له حسنات اُخِذ من سیئات صاحبه فحُمِل علیه۔

(بخاری، باب من کانت له مظلمة عند الرجل، الخ ، کتاب المظالم ، رقم الحدیث:۲۴۴۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے شخص کی عزت کو پامال کیا ہو یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو، اس پر لازم

ہے کہ وہ اس دن کے آنے سے پہلے اس کو معاف کرالے، جب نہ کوئی دینار ہوگا نہ درہم ہوگا، اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا تو وہ اس ظلم کی مقدار کے مطابق اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

مؤمن ظلم کی وجہ سے جنت میں داخلہ سے روک لیا جائے گا

(۱۱)......عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه : عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : اذا خلص المؤمنون من النار حُبِسوا بقَنْطَرةٍ بین الجنّة والنار ، فیتقاصُّون مظالِمَ کانت بینهم فی الدنیا ، حتی اذا نُقُّوا وهُذِّبُوا اُذِن لهم بدخول الجنّة ، فوالذی نفس محمد صلی الله علیه وسلم بیده ، لأحَدُهم بمَسْکنِه فی الجنة أدلُّ بمنزله کان فی الدنیا۔(بخاری، باب قصاص المظالم ،کتاب المظالم ، رقم الحدیث:۲۴۴۰)

ترجمہ:......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مؤمنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی تو ان کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر انہوں نے دنیا میں ایک دوسرے پر جو ظلم کئے تھے ان کا بدلہ لیا جائے گا حتی کہ جب وہ بالکل پاک اور صاف ہوجائیں گے تو ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں (حضرت) محمد (ﷺ) کی جان ہے، ان میں سے کوئی ایک شخص جنت میں اپنے گھر سے زیادہ واقف ہوگا دنیا میں اپنے گھر سے۔

مظلوم کے معاون کے قدم قیامت کے دن ثابت قدم رہیں گے

(۱۲)......من مشی مع مظلوم حتی یثبت له حقه ثبت الله تعالی قدمیه یوم تزل الاقدام۔(کنز العمال ، الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر ، الاخلاق ، رقم الحدیث: ۵۶۰۴)

ترجمہ:......جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ اس کا حق دلوانے کے لئے گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کو ثابت قدم رکھیں گے جس دن لوگوں کے قدم پھسل جائیں گے۔

مظلوم کی مدد نہ کرنے پر لعنت

(۱۳)......لعن الله من رأى مظلوما فلم ينصره۔

(كنز العمال ،الاخلاق ، النصرة والاعانة ، رقم الحديث:۷۲۰۷)

ترجمہ:......اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور پھر اس کی مدد نہ کی۔

ظالم کی مدد اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

(۱۴)......عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من أعان على خُصومه بِظلمٍ أو يُعين على ظُلمٍ لم يَزَلُ فى سَخط الله حتى يَنزِع۔

(ابن ماجہ، باب من أدعى ما ليس له و خاصم فيه ،كتاب الاحكام ، رقم الحديث:۲۳۲۰۔ابوداؤد، باب فى الرجل يعين على خصومة من غيرأن يعلم أمرها ،كتاب القضاء ، رقم الحديث:۳۵۹۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مقدمہ میں ظلم کے ساتھ مدد کی، یا ظلم کی مدد کی تو جب تک وہ اس سے رجوع نہیں کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔

ظالم کی مدد پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ ختم

(۱۵)...... من أعان ظالما عند خصومة ظلما وهو يعلم فقد برئت منه ذمة الله و ذمة رسوله ، (الخطيب عن ابن عمر رضى الله عنهما)۔

(كنز العمال، أعوان الأمير ، الخلافة مع الامارة ، رقم الحديث:۱۴۹۴۹)

ترجمہ:......جس نے کسی جھگڑے میں علم کے باوجود ظالم کی مدد کی، تو اس سے اللہ تعالی کا ذمہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ بری ہو گیا۔

(۱۶)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعان ظالما بباطل ليدحض بباطله حقا فقد برى من ذمة الله و ذمة رسوله ، الخ۔

(معجم طبرانی اوسط ص۲۱۱ ج۳، رقم الحديث:۲۹۴۴۔ مجمع الزوائد ص۲۵۶ ج۴، باب فيمن أعان فی خصومة ،كتاب الاحكام ، رقم الحديث: ۷۰۶۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس نے کسی ظالم کی مدد کی اس کے باطل موقف کو ثابت کرنے کے لئے کہ کسی کا حق باطل طریقہ سے ضائع کردے تو اس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ بری ہوگا۔

ظالم کا مددگار اسلام سے خارج ہے

(۱۷)......عن اوس بن شرحبيل رضى الله عنه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : من مشى مع ظالم ليقويه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام ۔

(معجم کبیر طبرانی ص۲۲۷ ج۱، اوس بن شرحبيل أحد بنی المجمع ، باب لمن أعان ظالما من العقوبة ، رقم الحديث:۶۱۹)

ترجمہ:......حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظالم کی مدد کرنے کے لئے اس کے ساتھ گیا جب کہ اس کو علم تھا کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

ظالم کے معاون کی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہے

(۱۸)...... من أعان ظالما على ظلمه جاء يوم القيامة وعلى جبهته مكتوب : آيس

من رحمة الله ، (الديلمی عن انس رضی الله عنه)۔

(كنز العمال، أعوان الأمير ، الخلافة مع الامارة ، رقم الحديث: ۱۴۹۵۰)

ترجمہ:.......جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی ،تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: یہ اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہے۔

ظالم کے معاون کی مثال گرے ہوئے اونٹ کی ہے

(۱۹)...... من أعان على ظلم فهو كالبعير المتردی ينزع بذنبه ، (عن ابن مسعود رضی الله عنهما)۔

ترجمہ:.......جس نے کسی کے ظلم پر مدد کی ، اس کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو (کھائی میں) گر گیا ہوا اور اس کو دم کے ذریعے کھینچا جائے۔

(كنز العمال، أعوان الأمير ، الخلافة مع الامارة ، رقم الحديث:۱۴۹۵۱)

(۲۰)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : قال الله تبارک و تعالى : وعِزّتی وجلالی لأَنْتَقِمَنَّ من الظالم فی عاجله وآجِله ' ولأَنْتَقِمَنَّ ممّن رأى مظلوما فقدر أن يَنْصُرَه فلم يَفْعَلْ۔

(الترغيب والترهيب ص۱۳۲ ج۳، الترهيب من الظلم ' ودعاء المظلوم وخذله ' والترغيب فی نصرته ' كتاب القضاء و غيره ، رقم الحديث: ۲۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتے ہیں: میری عزت وجلال کی قسم! میں ظالم سے جلدی یا دیر سے ضرور بدلہ لوں گا، اور اس شخص سے بھی ضرور انتقام لوں گا جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور اس کی مدد کرنے پر قادر تھا پھر بھی اس کی مدد نہ کی۔

مظلوم کی دعا سے بچو

(۲۱)......عن ابن عباس رضی اللہ عنهما : ان النبی صلی الله علیه وسلم : بعث معاذا الی الیمن ، فقال : اِتق دعوةَ المظلومِ ، فانّها لیس بینها و بین الله حِجاب۔

(بخاری، باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم ،کتاب المظالم ، رقم الحدیث: ۲۴۴۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا، اس لئے کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالی کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

(۲۲)......عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اِیّاک ودعوةَ المظلومِ ، فانّما یسأل الله حقّه وانّ الله لا یمنعُ ذَا حَقٍّ حقّه۔

(شعب الایمان بیہقی ص۲۱ ج۱۶، فصل فی ذکر ما ورد من التشدید فی الظلم ، باب فی طاعة اولی الامر ، رقم الحدیث: ۷۴۶۴۔مشکوة، باب الظلم ، الفصل الثالث ، کتاب الادب)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ، اس لئے کہ وہ اللہ تعالی سے صرف اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالی حق والے کو اس کے حق سے نہیں روکتے۔

تشریح:......یعنی مظلوم جب اللہ تعالی کے سامنے ظالم کی فریاد کرتا ہے تو درحقیقت یہ اللہ تعالی سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالی کسی صاحب حق کا حق روکتے نہیں ہیں، اس لئے مظلوم کی بددعا فورا لگتی ہے، اور حق تعالی کی طرف سے اس کا استقبال ہوتا ہے۔

(مظاہر حق جدید ص۵۲۳ ج۴، کتاب الادب)

(۲۳)......عن أبی هریرة رضی الله عنه : أن النبی صلی الله علیه وسلم قال : ثلاث

دعوات مستجاب لا شک فیھن : دعوۃ الوالد ‘ ودعوۃ المسافر ‘ ودعوۃ المظلوم ،

(ابوداؤد، باب الدعاء بظھر الغیب ‘ کتاب الوتر ، رقم الحدیث:۱۵۳۶۔ترمذی، باب ما جاء فی دعوۃ الوالدین ، کتاب البر والصلۃ ، رقم الحدیث:۱۹۰۵۔ابن ماجہ، باب دعوۃ الوالد والمظلوم ‘ کتاب الدعاء ، رقم الحدیث: ۳۸۶۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً تین آدمیوں کی دعا مقبول ہے: والد کی دعا (اپنی اولاد کے حق میں) اور مسافر کی دعا، اور مظلوم کی دعا۔

(۲۴)......عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ : انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا تَظلِموا فتَدعوا فلا یُستَجاب لکم ‘ و تَستَسقوا فلا تُسقَوا ‘ و تَستَنصِروا فلا تُنصَروا،

(مجمع الزوائدص ۳۰۴ج ۵، باب الزجر عن الظلم ‘ کتاب الخلافۃ ، رقم الحدیث:۹۱۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی پر ظلم مت کرو، ورنہ تم دعا کروگے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی، اور بارش مانگوگے تو بارش نہیں برسائی جائے گی، اور مدد طلب کروگے تو تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

ظلماً مارنے پر قصاص ہے

(۲۵)......عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من ضرب سوطا (ظُلما) اقتُصَّ منہ یوم القیامۃ۔

(معجم طبرانی اوسط ص۱۲۰ج ۲، رقم الحدیث:۸۸۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو (ظلماً) کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا۔

ظالم سے قصاص لیا جائے گا

(۲۶)......قال عمار رضی الله عنه : من ضرب عبده ظلما اُقِیدَ منه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۴ج۱۳، فی الرجل یُؤدب امراته ،کتاب الادب ، رقم الحدیث:۲۵۹۷۰)

ترجمہ:......حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کوظلما مارا تواس سے قصاص (اور بدلہ) لیا جائے گا۔

مظلوم کوتجاوز کرنے کی ممانعت

(۲۷)......عن أبی هریرة رضی الله عنه ' انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : المُستَبَّان ما قالا ، فعلی البادی ءِ ' ما لم یَعتَدِ المظلومُ۔

(مسلم، باب النهی عن السباب ، کتاب البر ، رقم الحدیث:۲۵۸۷)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں گالیاں دینے والے دوآدمیوں نے جو کچھ کہا،اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوگا، جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔

ظالم امیر پر لعنت

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم : ثلا ثة لعنتهم : أمیر ظالم ، وفاسق قد أعلن بفسقه ، ومبتد ع یهدم سنة۔

(کنز العمال ، باب المواعظ والحکم ، الترهیب الثلا ثی ، رقم الحدیث:۴۳۹۲۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں پر میں لعنت کرتا ہوں: ظالم امیر، علانیہ فسق کرنے والا اور وہ بدعتی جو سنت کو منہدم کرتا ہو۔

کمزور حاکم ملعون ہے جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے

(۲)......عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الامام الضعیف ملعون۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۱ ج۵، باب فی الامام الضّعیف عن الحق ، کتاب الخلافة ، رقم الحدیث: ۹۰۵۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : کمزور حاکم ملعون ہے (جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے اور کمزور کو اس کا حق نہ دلا سکے)۔

جو امیر ظلم کے لئے کوئی سخت آدمی مقرر کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

(۳)......عن أبی بکر قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من ولِی مِن أمرِ المسلمین شیئا فأمَّر علیهم أحداً مُحاباةً فعلیه لعنة الله ، لا یقبل منه صَرُفا ولا عَدُلا حتی یُدخِلَه جهنم ، ومن أعطی أحداً حِمی الله فقد انتهک فی حِمی الله شیئا بغیر

حقّه ، فعليه لعنة الله –أو قال : تبرَّأت منه ذمة الله عز وجلّ–۔

(مسند احمد ص۲۰۲ ج۱، مسند أبي بكر الصّديق رضي الله عنه ، رقم الحديث:۲۱)

ترجمہ:......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جومسلمانوں کے امور کا امیر بنا پھر اس نے ان پرظلم روا رکھنے کے لئے کوئی سخت آدمی مقرر کیا تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے، اللہ پاک اس کا نہ کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض، یہاں تک کہ اس کو جہنم میں داخل کردیں گے، اور جس نے اللہ تعالی کی حد میں کسی کو داخل کیا اور اس نے اللہ تعالی کی حد کو توڑا بغیر کسی حق کے تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے- یا فرمایا: -اس سے اللہ تعالی کا ذمہ بری ہے۔

ظالم حاکم شفاعت سے محروم رہے گا

(۴)......عن أبي امامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : صِنفان من اُمّتي لن تَنَالَهُما شفاعتي : اِمامٌ ظَلُومٌ غَشُومٌ ، وكل غَالٍ مَارقٍ۔

(مجمع الزوائد ص۱۷۲ ج۵، باب في الامام الضّعيف عن الحق ، كتاب الخلافة ، رقم الحديث: ۹۰۵۹۔ معجم طبرانی اوسط ص۲۰۰ ج۱، رقم الحديث:۶۴۰)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دو طرح کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی، ظالم غاصب حاکم، اور ہر بددیانت بے دین آدمی۔

(۵)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أشد الناس عذابا يوم القيامة امام جائر۔(مجمع الزوائد ص۳۰۶ ج۵، باب في ائمة الظلم ، كتاب الخلافة ، رقم الحديث:۹۰۵۹)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سخت عذاب میں ظالم حاکم ہوگا۔

ظلماً زمین پر قبضہ وغصب کی وعیدیں

ایک گز زمین کا قبضہ بہت بڑا ظلم ہے

(۱)……عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : قلت یا رسول الله ! أیُّ الظلم أظلم ؟ فقال : ذراع من الارض یَنتَقِصُهَا المرءُ المسلم من حقّ أخیه ، فلیس حصاةٌ من الارض یأخذها ، الا طُوِّقها یوم القیامة الی قَعرِ الارض ، ولا یعلم قعرها الا اللهُ تعالی الّذی خلقها۔

(مجمع الزوائد ص۲۲۲ ج۴، باب فی من غصب ارضا ، کتاب البیوع ، رقم الحدیث:۶۸۷۸۔

ورواه الطبرانی فی الکبیر ، رقم الحدیث:۱۰۵۱۶)

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا ظلم بہت بڑا ظلم ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین کا ایک گز جو کوئی مسلمان اپنے بھائی کے حق سے کم کردے، اس کو ایک کنکر کے برابر بھی غصب کا حق نہیں، مگر قیامت کے دن ایسے گہرے کنویں تک اس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کی گہرائی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

زمین ظلماً لینے پر سات زمینوں کے طوق کی وعید

(۲)……انّ سعید بن زید رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : من ظلم من الارض شیئا ، طُوّقه من سبع ارضین۔

(بخاری، باب اثم من ظلم شیئا من الارض ، کتاب المظالم و الغصب ، رقم الحدیث:۲۴۵۲)

ترجمہ:……حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ

ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس شخص نے (بغیر کسی حق کے) زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی ظلماً لے لیا (تو قیامت کے دن) اس کو سات زمینوں تک اس کے (گلے کا) طوق بنا دیا جائے گا۔

زمین ظلماً غصب کرنے پر اللہ تعالی کا غصہ

(۳)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من غصب رجلا ارضًا ظلمًا ، لقی الله تعالی وهو علیه غضبان۔

(مجمع الزوائد ص۲۲۲ ج۴، باب فی من غصب ارضا ، کتاب البیوع ، رقم الحدیث:۶۸۷۹۔ورواه الطبرانی فی الکبیر ص۱۸ ج۲۲ ، رقم الحدیث:۲۶۔کنز العمال ، الغصب ، رقم الحدیث:۳۰۳۶۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کی زمین ظلماً غصب کی، وہ اللہ تعالی سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالی اس پر غصہ ہوں گے۔

ظلماً مال غصب کرنے پر اللہ تعالی کا چہرہ پھیر لینے کی وعید

(۴)......عن علقمة بن وائل بنِ حُجر الحَضرمِیّ عن أبیه رضی الله عنه قال : جاء رجل من حضـرَمَوْت و رجل من كِنْدَةَ الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الحضرمی : یا رسول الله ! اِنّ هذا غَلَبنی علی أرض كانت لأبِی ' فقال الكِنْدیُّ : هی أرضی فی یدی أزرعُها لیس له فیها حَقٌّ ، قال : فقال النبی صلی الله علیه وسلم للحضرمی : ألک بیِّنَة ؟ قال : لا ، قال : فلک یمینه ؟ قال : یا رسول الله ! انه فاجر لا یُبالی ما حلف علیه لیس یَتَوَرَّع من شیء ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : لیس لک منه الا ذاک ، فانطلق لِیَحْلِفَ له ، فلما أدبر قال رسول الله صلی الله

عليه وسلم : أما لئِن حلف على مالٍ ليأكُلَه ظالما لَيَلْقَيَنَّ الله وهو عنه مُعرِض۔

(ابوداؤد، باب فيمن حلف ليقتطع بها مالا ، كتاب الايمان والنذور ، رقم الحديث:۳۲۴۵)

ترجمہ:……حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرموت کا ایک شخص اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے ،حضرموت والے نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو زمین کہ میرے والد کے پاس تھی، کندی شخص نے کہا: وہ زمین تو میری ہے، اور میرے قبضہ میں ہے، میں خود اس زمین میں کاشت کرتا ہوں، اس زمین میں اس کا کوئی حق نہیں ہے، اس پر نبی کریم ﷺ نے حضرموت کے صاحب سے فرمایا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تمہارے سامنے وہ قسم کھائے گا، حضرموت والے صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو فاسق وفاجر ہے، اس کو (جھوٹی) قسم کھانے میں عار نہیں، وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوسکتا، پھر کندی شخص قسم کھانے کے لئے تیار ہوگیا، جب اس نے پشت پھیری تو آپ ﷺ نے فرمایا: یادرکھو! اگر کوئی شخص دوسرے کا مال ظلماً غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو جب وہ اللہ تعالی سے ملے گا تو اللہ تعالی اس کی طرف سے چہرہ پھیرلیں گے۔

نوٹ:……زمین کے غصب اور خیانت کی مزید تفصیل اور احادیث کے لئے دیکھئے! راقم کا رسالہ ''امانت وخیانت'' ……مرغوب المسائل ص۲۵۲ ج ٦۔

توریہ اور تعریض کا ثبوت

ظلم سے بچنے کے لئے شریعت نے توریہ کی بھی اجازت دی ہے۔ گفتگو کا ایک طریقہ وہ ہے جس کو ''توریہ'' یا ''تعریض'' کہتے ہیں، یعنی ایسی بات کہنا کہ کہنے والے کا مقصود کچھ اور ہو، اور مخاطب کچھ اور سمجھے۔

مسئلہ:......اگر توریہ سے کام چل جائے تو صریح جھوٹ بولنے سے گریز کرنا چاہئے، مثلاً کوئی شخص ظلماً کسی سے روپیہ کا مطالبہ کرے، روپیہ اس کے گھر میں موجود ہو، لیکن وہ قسم کھائے کہ میرے پاس روپیہ نہیں اور نیت ہو کہ میرے جیب میں نہیں، تو ایسا کرنا درست ہے۔ البتہ بلاضرورت توریہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ (قاموس الفقہ ص۵۵۳ ج۴، مادہ: کذب)

بادشاہ کے ظلم سے بچنے کے لئے توریہ

(۱)......عن عبد الله قال : ما من كلام أتكلّم به بين يدى سلطانٍ يَدْرَأ عنِّی به ما بين سوطٍ الى سوطين الا كنتُ متكلِّمًابه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۰ ج۱۷، ما قالوا فی المشركين يدعون المسلمين الى غير ما ينبغی ، أيجيبونهم ام لا ، ويُكرهون عليه ؟ كتاب السير ، رقم الحديث:۳۳۷۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کوئی کلام ایسا نہیں جو میں کسی بادشاہ کے سامنے کروں اور وہ کلام مجھے اس کے ایک' دو کوڑوں سے بچا سکتا ہو تو میں ضرور وہ کلام کروں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے تین توریئے

(۲)......لم يكذب ابراهيم عليه الصلوة والسلام الا ثلاث كَذَبات : ثِنتَيْن منهنّ فی

ذات اللـه عزوجل ، قوله :﴿ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴾ و قوله ﴿ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا ﴾ و قال : بینـا هـو ذاتَ یومٍ و سارةُ اذْ أتی علی جبّار من الجبابرة ، فقیل له : انّ هذا رجل معه امرأة من أحسن الناس فأرسل الیه فسأله عنها فقال :من هذه ؟ قال : اُختی فأتی سارةَ فـقـال : یـا سـارةُ ! لیس علی وجه الارض مؤمن غیری و غیرکِ ، وانّ هذا سألنی عـنکِ فـأخبـرتـه انّکِ اُختـی فـلا تُـکَذِّبِینی ' فأرسل الیها ' فلمّا دخلت علیه ذهب یتـناولُها بیده فاُخذ ، فقال : ادعی الله لی ولا أضُرُّکِ ، فدعت الله فاُطلِق ثم تناولها الثانیة فاُخذ مثلَها أوأشد ، فقال ادعی الله لی ولا أضُرکِ ' فدعت الله فاُطلق ' فدعا بـعـض حـجبتـه فقال : انک لم تأتِنِی بانسان ' انّما أتیتنی بشیطانٍ ' فأخدمها هاجَرَ ' فـأتتـه وهـو قـائم یصلی فأومأ بیده : مَهْیم ؟ قالت : ردّ الله کید الکافر – أو الفاجر– فی نَحْرِه وأخدم هاجر۔

(بخاری، باب قول الله تعالی ﴿ واتّخذ اللّٰه ابرٰهیم خلیلا ﴾ ، الخ ، کتاب احادیث الانبیاء ، رقم الحدیث:۳۳۵۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے صرف تین ظاہری جھوٹ بولے تھے، (یعنی تین بار توریہ فرمایا تھا) ان میں دوتو اللہ عزوجل کی ذات کے متعلق تھے، ایک ان کا قول یہ تھا کہ:''بے شک میں بیمار ہوں'' دوسرا قول یہ تھا کہ: یہ کام ان کے اس بڑے نے کیا ہے،اور(تیسرا یہ کہ)ایک دن وہ اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ظالموں میں سے ایک ظالم بادشاہ (کے ملک میں) آئے،اس بادشاہ کو بتایا گیا کہ بے شک یہاں ایک آدمی آیا ہے اور اس کے ساتھ ایسی عورت ہے جو تمام لوگوں سے زیادہ حسین ہے، بادشاہ نے ان کی طرف کسی کو بھیجا اور اس عورت کے متعلق سوال کیا، پس پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت ابراہیم

علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا: یہ میری (دینی) بہن ہے، پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: اے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مؤمن نہیں ہے، اور اس نے مجھ سے سوال کیا ہے تو میں نے اس کو بتایا ہے کہ تم میری (دینی) بہن ہو، سو تم میری تکذیب نہ کرنا، ظالم بادشاہ نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا، جب وہ ان کے پاس گئیں اور بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ان کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا، پس اس نے کہا: آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا کریں اور میں آپ کو کوئی ضرر نہیں دوں گا، حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اس کا ہاتھ درست کر دیا گیا، اس نے دوسری بار ان کو پکڑا، وہ پھر اسی طرح مفلوج ہو گیا یا اس سے زیادہ، اس نے پھر کہا: آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا کریں اور میں آپ کو ضرر نہیں دوں گا، حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی تو اس کو درست کر دیا گیا، پھر اس نے اپنے کسی محافظ کو بلایا اور کہا: تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، تم تو میرے پاس جنیہ کو لائے ہو، پھر اس نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ھاجر بہ طور خادمہ دے دی، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا: کیا ہوا؟ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اللہ تعالی نے کافر یا فاجر کی سازش کو اس کے اوپر الٹ دیا اور ھاجر بہ طور خادمہ دے دی۔

حجاج کے ظلم سے بچنے کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کا توریہ

(۳)......عن الاعمش قال : رأیت عبد الرحمن بن ابی لیلی ضربه الحجاج و أوقفه علی باب المسجد ، قال : فجعلوا یقولون له : اِلعن الکذابین ، قال : فجعل یقول:

لعن الله الكذّابين ، ثم سكت حين سكت ، ثم يقول : على بن ابى طالب ، وعبد الله بن الزبير ، والمختار بن أبى عبيد ، فعرفت حين سكت ثم ابتدأهم ، فعرَّفهم انه ليس يريدهم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۹۸ ج ۱۶، ما ذكر من حديث الامراء والدخول عليهم ،كتاب الامراء ، رقم الحديث: ۳۱۲۵۹)

ترجمہ:......حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ حجاج نے ان کو کوڑے لگوا کر مسجد کے دروازے پر کھڑا کیا ہوا تھا، فرماتے ہیں کہ: پھر وہ لوگ ان سے کہنے لگے کہ: جھوٹوں پر لعنت کرو، وہ فرمانے لگے: اللہ تعالی لعنت فرمائے جھوٹوں پر، پھر تھوڑا چپ رہ کر فرماتے: علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن زبیر، اور مختار بن ابی عبید۔ ان کے خاموش رہنے کے بعد بولنے سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ انہیں مراد نہیں لے رہے تھے۔

’’دعائے انس رضی اللہ عنہ‘‘ اور حفاظت کی چند مفید دعائیں

اس وقت ظلم اور فتنوں کے حالات میں اپنی حفاظت کے لئے دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہئے، یہاں ’’دعائے انس رضی اللہ عنہ‘‘ اور چند مفید دعائیں درج کی جاتی ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ ، بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ، بِسْمِ اللّٰہِ افْتَتَحْتُ، وَبِاللّٰہِ خَتَمْتُ ، وَبِہٖ آمَنْتُ ، بِسْمِ اللّٰہِ اَصْبَحْتُ ، وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی قَلْبِیْ وَ نَفْسِیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی عَقْلِیْ وَ ذِھْنِیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی شَافِیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ الْوَافِیْ ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ، ھُوَ اللّٰہُ ، اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ ، اَسْاَلُکَ اللّٰھُمَّ بِخَیْرِکَ مِنْ خَیْرِکَ الَّذِیْ لَا یُعْطِیْہٖ غَیْرُکَ ، عَزَّ جَارُکَ ، وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانٍ ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ قَضَاءِ سُوْءٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ آخِذٌ م بِنَاصِیَتِھَا ، اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ﴿ اِنَّ وَلِیّ یَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ ز وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَجِیْرُ، وَاَحْتَجِبُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْتَہٗ ، وَاَحْتَرِسُ بِکَ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَکُلِّ مَا ذَرَاْتَ وَبَرَاْتَ ، وَاَحْتَرِسُ بِکَ مِنْھُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ ، وَاُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیَّ فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا وَلَیْلَتِیْ ھٰذِہٖ ، وَسَاعَتِیْ ھٰذِہٖ ، وَشَھْرِیْ ھٰذَا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ ، لَمْ یَلِدْ ، وَلَمْ یُوْلَدْ ، وَلَمْ

يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ ، عَنْ اَمَامِىْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ مِنْ خَلْفِىْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ عَنْ يَّمِيْنِىْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ عَنْ شِمَالِىْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ مِنْ فَوْقِىْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ مِنْ تَحْتِىْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ اَللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوْا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾۔(سات مرتبہ پڑھیں)

وَنَحْنُ عَلٰى مَا قَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ﴿ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾۔(سات مرتبہ پڑھیں)

(عمل اليوم والليلة لابن السنى ،ج۲ص۱۵۸۔ کنز العمال،ج۲ص۲۹۴۔ سبل الهدى والرشاد فى سيرة خير العباد ،ج۱۰ص۲۲۸۔المستطرف فى كل فن مستظرف ،ج۱ص۴۸۰)

(عمل اليوم والليلة ص۱۹۹، باب : مايقول اذا خاف سلطانا أو شيطانا أو سبعا ، رقم الحديث:۳۴۶۔کنز العمال ، ادعية الحرز ، الاذكار، رقم الحديث:۵۰۲۰۔سبل الهدى والرشاد فى سيرة خير العباد ص۲۲۸ ج۱۰، جماع ابواب ، الباب السابع فيما علّمه صلى الله عليه وسلم۔ المستطرف فى كل فن مستظرف ص۴۸۰ ج۱۔الفصل الثانى فى الادعية وما جاء فيها ، الباب السابع والسبعون : فى الدعاء وآدابه و شروطه)

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی دشمنوں اور فرعونوں سے حفاظت کی دعا

(۱)......بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، قَالَ اخْسَؤُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ ، اِنِّىْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ، اَخَذْتُ بِسَمْعِ اللّٰهِ وَ بَصَرِهٖ ' وَقُوَّتِهٖ عَلٰى اَسْمَاعِكُمْ وَاَبْصَارِكُمْ وَ قُوَّتِكُمْ ، يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالْاَعْرَابِ وَالسِّبَاعِ وَالْهَوَامِ وَاللُّصُوْصِ ، مِمَّا يَخَافُ وَ يَحْذَرُ ظَالِمٌ ، سَتَرْتُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَكُمْ بِسِتْرَةِ النُّبُوَّةِ الَّتِىْ اِسْتَتَرُوْا بِهَا مِنْ سَطْوَاتِ الْفَرَاعِنَةِ ، جِبْرِيْلُ عَنْ اَيْمَانِكُمْ ' وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شَمَائِلِكُمْ ' وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَكُمْ ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِكُمْ ، يَمْنَعُكُمْ مِنْ ظَالِمٍ ، فِى نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ اَهْلِهٖ وَ شَعْرِهٖ وَ بَشَرِهٖ وَمَالِهٖ وَمَا عَلَيْهِ وَ مَا مَعَهُ وَمَا تَحْتَهُ وَمَا فَوْقَهُ : ﴿وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾☆۔

(کنز العمال ، ادعية الحرز ، الاذكار، رقم الحديث:۵۰۱۹۔☆پ:۱۵،سورۂ بنی اسرئیل،آیت نمبر:۴۵)

جب بادشاہ کا خوف ہو تو پڑھے

(۲)......لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ ' وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(عمل اليوم والليلة ص۱۹۹، باب : ما يقول اذا خاف سلطانا أوشيطانا أوسبعا، رقم الحديث:۳۴۶)

جلنے' ڈوبنے' شیطان' ظالم' سانپ' بچھو سے حفاظت کی دعا

(۳)......بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ

السُّوْءَ اِلَّا اللّٰہُ ، بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ مَا کَانَ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ ، بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(شرح احیاء العلوم ص۳۷۹ ج۴۔ الدعاء المسنون ص ۲۲۸، بعنوان: دعائے حضرت خضر وحضرت الیاس علیہما السلام)

فضیلت:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جو شخص اس دعا کو صبح و شام پڑھ لے گا تو جلنے، ڈوبنے، (اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شیطان، ظالم، سانپ، بچھو) کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ (الفوائد المنتخبۃ ، رقم الحدیث:۲۲)

آپ ﷺ قوم سے خوف کے وقت یہ پڑھتے تھے

(۴)......اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ ، وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ابوداؤد، باب ما یقول [الرجل] اذا خاف قوما ، کتاب الوتر ، رقم الحدیث:۱۵۳۷)

کسی کے ظلم سے خوف ہو تو پڑھے

(۵)......اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ، کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ ظَالِمٍ ، وَاَحْزَابِہٖ مِنْ خَلَائِقِکَ ، اَنْ یُفْرِطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ یَطْغٰی ، عَزَّ جَارُکَ ، وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

(ادب المفرد (مترجم) ص۴۶۱، باب اذا خاف السلطان ، رقم الحدیث:۷۰۷۔ مجمع الزوائد ص۱۴۶ ج۱۰، باب ما یقول اذا خاف سلطانا ، کتاب الاذکار ، رقم الحدیث:۱۷۱۳۵۔ معجم طبرانی کبیر ص۱۸ ج۱۰، من مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، رقم الحدیث:۹۷۹۵)

رنج، غم، بے چینی اور بادشاہ کے خوف سے حفاظت کی دعا

(۶)......اَسْأَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ، وَ اَسْأَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ، وَ اَسْأَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

قَدِیْرٌ۔(ادب المفرد(مترجم)ص۴۶۲، باب اذا خاف السلطان ، رقم الحدیث:۷۰۹)

بادشاہ کے خوف سے پڑھنے کی دعا

(۷)......اَللّٰـهُ اَكْبَـرُ ' اَللّٰـهُ اَعَـزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ ، وَ اَعُوْذُ بِـاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، اَلْمُمْسِکُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ اَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ' مِـنْ شَرِّ عَبْدِکَ ظَالِمٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ ' مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِىْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ ، جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ ، وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(تین مرتبہ پڑھے)

(ادب المفرد(مترجم)ص۴۶۱، باب اذا خاف السلطان ، رقم الحدیث :۷۰۸۔معجم طبرانی کبیرص۳۱۴ج۱۰، رقم الحدیث:۱۰۵۹۹)